اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۷ | مطبوعہ ۱۰ ستمبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ۲ر

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ۳ر

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ۲ر

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

ابرہام نے کہا کہ اے میرے بیٹے۔ خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ کی تدبیر کریگا۔ پیدائش ۲۲-۸- ابرہام سے اسکے بیٹے اسحاق کا اثنائے راہ میں یہہ سوال کرنا کہ "آگ اور لکڑیاں تو ہیں۔ پر سوختنی قربانی کے لئے برہ کہاں"؟ تعجب کی بات نہیں لیکن باپ کا یہہ جواب دینا۔ درحالیکہ جو کچھ وہ ابھی کرنے پر تھا۔ جانتا تھا۔ نہایت عجیب و عمیق معنی رکھتا ہے۔ "خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ کی تدبیر کریگا" بیشک اُسنے آپ ہی اپنے لئے برہ کی تدبیر کرلی۔ اور جو ابراہیمی ایمان کے ساتھ اُس برہ پر نظر کرتے جسکے حق میں یحیٰی رسول نے کہا "دیکھو خدا کا برہ جو جہاں کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے"۔ عہد نجات میں اُسکے لہو کے وسیلے داخل ہوجاتے ہیں۔ کیوں تم برہ کی تدبیر آپ ہی کرتے ہو۔ اور خدا کا کام خدا پر چھوڑنا نہیں چاہتے؛ تم کیوں قربانیوں کے لئے مینڈھوں کو تلاش کرتے پھرتے ہو کہ جنکبرا نہ ہو۔ لولا لنگڑا یا کان اور دُم کٹا نہ ہو۔ موٹا تازہ بےعیب ہو۔ بیمار نہ ہو۔ تاکہ اُسکی قربانی تمہاری صلح خدائے عادل و قدوس سے کرائے۔ پل صراط سے پار اُتارے۔ اور بہشت میں پہنچادے" کیوں تم گائیوں اور بیلوں کو چرا کر موٹا تازہ بنا کر اُنہیں قربانی کے لئے لاتے۔ اور اُنکو پھولوں اور سہروں سے آراستہ کرکے سمجھتے ہو کہ اُنکی قربانی خدا کی خوشنودی کا ذریعہ ہوگی۔ جسکے کان سُننے کے لئے ہوں سُنے خداوند کیا فرماتا ہے۔ "دیکیا میں بیلوں کا گوشت کھاتا ہوں یا بکروں کا لہو پیتا ہوں؟ تو شکر گذاری کی قربانیاں خدا کے آگے گذران اور حق تعالیٰ کے حضور اپنی نذریں ادا کر" زبور ۵۰-۱۳-۱۴ کیا تم نہیں چاہتے کہ تمہارے نام اُس برے کے دفتر حیات میں "جو بنائے عالم سے قتل ہوا لکھے جائیں اور تم مقدسوں کے ساتھ وہ آسمانی نیا راگ گاتے ہوئے کہو کہ "تو ہی اس لائق ہے کہ اُس کتاب کو لیوے اور اُسکی مہریں توڑے کیونکہ تو ذبح ہوا اور اپنے لہو سے ہم کو ہر ایک فرقے۔ اور اہل زبان۔ اور ملک۔ اور قوم میں سے خدا کے واسطے مول لیا۔ اور ہم کو ہمارے خدا کے لئے بادشاہ اور کاہن بنایا اور ہم زمین پر بادشاہت کرینگے"۔

گوہر آصفی کلکتہ ناراض ہوئے۔ کہ ہم نے محمڈن آبزرور کے بیان کی تائید کی جواُسنے ابراہیم کے اسحاق کو قربانی کے لئے مخصوص کرنے کی نسبت لکھا تھا اور گوہر آصفی نے یہہ اُسکی بھونڈی غلطی بتلائی تھی۔ چنانچہ ہمعصر موصوف ۳۴۔ اگست کے ایڈیٹوریل کالم میں

لکھتے ہیں کہ وہ ہمارا پادری ہمعصر نور افشاں لودیانہ محمڈن آبزرور کا ساتھ دیتا۔ اُسکے ایڈیٹر کو حق گو بتاتا۔ اور معترض ہونے پر ہمکو اور ہمارے ہادی برحق رسول مقبول صلعم کو بہت کچھ بُرا بھلا کہا ہے۔ ناظرین نور افشاں مطبوعہ ۱۳۔ اگست کے ایڈیٹوریل کو جسمیں ہمنے امر متنازعہ فیہہ کی نسبت بحوالہ کتب مقدسہ ثابت کیا تھا کہ اسحاق ہی ذبیح اللہ ہے اسمٰعیل نہیں پھر ملاحظہ کر کے انصافاً کہہ سکتے ہیں کہ اسمیں ہم نے گوہر آصفی کے ایڈیٹر یا اُنکے ہادی کو کیا بُرا بھلا کہا ہے۔ اگر اظہار راستی ہمعصر کو بُرا لگا تو اسکا کچھ چارہ نہیں۔ ہم کو یہہ بھی معلوم نہ تھا کہ محمڈن آبزرور کا ایڈیٹر عیسائی ہے۔ کیونکہ آپ نے اُسکو "اسلامی اخبار" لکھا ہے۔ اور اب آپ فرماتے ہیں کہ اُسکا ایڈیٹر عیسائی ہے۔ اُسکی زبان سے کوئی حق بات کیونکر نکل سکتی ہے۔ بھلا صاحب اگر وہ اخبار اسلامی اخبار ہے جیسا کہ سبھوں کو معلوم ہوگا۔ اور آپ بھی اُسکے مُقر ہیں۔ تو کیا وہ اسلامی نگرانی میں بھی نہیں ہے اور صرف آپ ہی اُسکی بھونڈی غلطیوں کی اصلاح دہی پر مامور ہیں؟ یہہ عجب اسلامی اخبار ہے کہ جسکا ایڈیٹر ایک عیسائی ہے۔ تحریف توریت و انجیل کا دعوےٰ تو ایک سنی سنائی اور محمدیوں کی بنائی ہوئی عام بات ہے کیونکہ ایسا کہے بغیر انکا کام "دلیلی صورت" سے چل نہیں سکتا۔ مگر دعوےٰ بلا دلیل قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ ہم نے البتہ توریت کے ۲۲ باب کا حوالہ دیا تھا جسمیں اسحاق کی قربانی کا مفصل ذکر ہوا ہے لیکن اگر یہودیوں اور مسیحیوں کے پاس والی موجودہ کتاب کو آپ محرف سمجھتے ہیں۔ تو آپ ہی اُس توریت کو پیش کریں جو خلیفہ عمر بن خطاب کے پاس تھی۔ اور جسکو پڑھتے ہوئے وہ محمد صاحب کے پاس آئے تھے۔ اور باوجود منع کرنیکے اور حضرت کا چہرہ متغیر ہونیکے وہ پڑھنے سے باز نہ رہے حتٰی کہ خلیفہ ابوبکر صاحب نے وہ اُنکے ہاتھ سے چھین لی۔ یا اور کہیں سے کوئی نسخہ ایسا پیدا کر کے دکھلائیں جو موجودہ توریت کے خلاف اُسمیں یہہ لکھا ہو کہ ابراہیم نے اسمٰعیل کو قربانی کیواسطے لیا تھا۔ ہمارا ہمعصر اگر اُس انجیل کو جسمیں "پادری ہر آئے دن تحریف و تجدید کرتے ہیں" نہیں مانتا۔ اور اُس توریت و زبور پر جنکی یہہ ہی نوبت "اُنکی تعظیم کرنیوالی قوموں کے ہاتھ سے ہوئی" ایمان نہیں لاتا تو اپنی مقدس کتاب قرآن کی کسی آیت کا ہی نشان دیتا جسمیں صاف و صریح طور پر بیان کیا گیا ہو۔ کہ ابراہیم نے اسمٰعیل کو قربانی کیواسطے مخصوص کیا تھا۔ اور اُسکو اسکا اختیار ہے کہ نور افشاں کی کسی دلیل کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔ سوتے ہوؤں کو جگانا سہل کام ہے۔ مگر سوتے ہوئے کا بہانہ کرنیوالے کو جگانا بڑا مشکل ہے*

رومن اُردو میں ایک تازہ تصنیف شدہ رسالہ جسکے ٹیٹل پیج پر یہہ قابل غور عنوان لکھا ہوا ہے۔ "حق تعالیٰ کے فرزند بننے کے غلام" ہمارے پاس پہنچا ہے۔ مصنف کے دل میں دیسی مسیحیوں کی خیرخواہی و محبت اس رسالہ کے بروقت شایع کرنے میں ظاہر ہے۔ کیونکہ قرضداری جو بقول مُصنف بیدار مغز ایک طرح کی لعنت اور بلا ہے۔ ہندوستانی مسیحیوں میں بطور رواج روز بروز زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔ اور مسیحیت کی ترقی و آزادی میں بڑی رکاوٹ پیدا کر رہی ہے۔ یہہ خیال بہتوں کے ذہن نشین ہو رہا ہے۔ کہ اہل ولایت کے ساتھ ربط و ضبط رکھنے اور ملنے جلنے اور باہمی ارتباط قایم کرنے اور بڑھانیکے لئے ضرور ہے کہ ہم مکانی و لباسی فیشن ایبل سامان و سرانجام مہیا کریں۔ اور اگر ان ضرورتوں کے بہم پہنچانے میں کچھہ قرضدار بھی ہوں تو مضایقہ نہیں ہے۔ رفتہ رفتہ ادا کر دینگے۔ بعض سمجھتے ہیں کہ جب راجا بابو قرضدار ہوتے تو اگر ہم حسب حیثیت کسیقدر قرضدار بھی رہیں تو کیا عجب ہے۔ صرف یہہ چاہئے کہ ہم قرض لیکر بیجا کام میں صرف نہ کریں۔ چند مسیحی عذر کرتے ہیں کہ ہم بڑا خاندان رکھتے اور ہماری آمدنی اُنکی خوراک و پوشاک کے لئے کافی نہیں ہوتی تو مجبوری قرض کرتے۔ لیکن ادا کرنے کی نیت رکھتے ہیں۔ بعض اور اَور وجوہات سے قرضدار ہونے میں اپنے کو معذور ٹھہراتے ہیں۔ رسالہ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ قرض کی عادت کسی نہ کسی بُری وجہہ سے پیدا ہوتی ہے اور کوئی عذر ایسا معقول نہیں ہو سکتا کہ جو قرض کشی کو جائز قرار دے۔ مصنف خیرخواہ قوم نے کتب مقدسہ سے بہت مفید آیات اس امر میں انتخاب کی ہیں کہ جنسے صاف معلوم ہو سکتا کہ قرض کشی خدا کی مرضی و حکم کے خلاف اور مسیحیوں کیلئے بالکل ناجائز ہے۔ اسکے اسباب اور وجوہات اور انسداد کی تدبیریں نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ غرضکہ ایسے ایک مفید عام رسالہ کی دیسی مسیحیوں کو نہایت ضرورت تھی جو مُصنف نے اپنی مسیحی محبت کے باعث بروقت پوری کی ہے۔ یہہ رسالہ لودیانہ امریکن مشن پریس سے چھوٹی تقطیع کا ۴۴ صفحہ پر شایع ہوا ہے۔ اور ہر ایک دیسی مسیحی کے پڑھنے کے لایق ہے۔ رسالہ مذکور جسکی قیمت آٹھ آنہ فی درجن مقرر ہے۔ الف ای ایس سپرنٹنڈنٹ زنانہ مشن لودیانہ کو درخواست کرنے پر مل سکتا ہے*

مسیح کا جی اُٹھنا

اور

وہ کس بات پر دلالت کرتا ہے

ہم معلوم کرتے ہیں کہ ہمارے خداوند نے اس امر کی پیشینگوئی صاف طور پر کی تھی کہ میں پھر جی اُٹھوں گا۔ اُسنے بارہا ایسا کہا۔ اور اس مطلب کی نسبت اُسکے اقوال جملہ اناجیل میں مندرج ہیں۔ اُسنے فرمایا کہ "جیسا یونس تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسا ہی ابن آدم تین دن رات زمین کے اندر رہیگا" متی ۱۲-۴۰- یہہ نبوت اپنے خاص اور لایق یاد طریقہ و صورت سے زیادہ تر

قابلِ لحاظ اور غالباً بصفائی یادرکھی گئی ہی :: ہم ایک اور صاف بیان متی ۱۶-۲۱ میں پطرس کو سخت ملامت کی نسبت پاتے ہیں یعنی" اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو :: یہہ ایسا ماجرا ہی - کہ جو رسولوں کے دلوں میں نقش فی الحجر ہوگیا ہوگا :: یہہ بھی غور کرنا مناسب ہی کہ یہہ پیش گوئی مرقس کے ۸ باب ۲۷-۳۳- میں بھی پائی جاتی ہی - اور کہ اُسنے اپنی انجیل پطرس کے حافظہ سے لکھی تھی - جو بالامکان اس کیفیت کو نہ بھول سکا ہوگا ::

پھر اپنی تبدیل صورت کے بعد اُسنے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ اس رویا کا کسی سے ذکر نہ کرو جبتک کہ ابن آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے " متی ۱۷-۹ یہہ بھی خیال کرنا لازم ہی کہ یہہ اطلاع نہ صرف دو انجیلوں میں دیگئی ہی - بلکہ ایک ایسے ماجرے سے بھی متعلق ہی جو رسولوں کے دلوں پر غیر محویت سے اُسکو قایم کرنے میں ضرور مدد ہوا ہوگا :: پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ یوحنا ۲-۱۹ میں فرماتا ہی " اس ہیکل کو ڈھا دو اور میں اُسے تین دن میں کھڑا کرونگا " جس سے جیسا کہ یوحنا ظاہر کرتا - وہ اپنے جی اُٹھنے کا اشارہ کرتا ہی کہ یہہ کلام مسیح نے کیا تھا - اس حقیقت سے نہایت درجہ یقینی ٹھہرتا ہی - کہ اسکو متی اور مرقس نے اُنکی مصلحت سے منسوب کر کے قلمبند کیا ہی :: متی ۲۶-۶۱ - ۲۷ باب ۴۰ آیت - مرقس ۱۴-۵۸ - اور ۱۵ باب ۲۹ آیت یہاں بھی ثبوت ایک ایسے بیان کے ساتھ وابستہ ہی - کہ جسے سننے والوں کے دلوں پر گہرا نقش کیا تھا :: ہم اور ثبوتوں سے جو عموماً ہیں - درگذرتے ہیں - جیسا کہ متی ۱۷ - باب ۲۲ - و ۲۳ - آیت تک مرقس ۹ - ۳۰ و ۳۱ - اور یوحنا ۱۲ - ۲۴ - اور مذکورۃ الصدر پیش گوئیوں ہی پر بس کرتے ہیں :: ہم کو صرف اس حقیقت پر توجہ کرانا چاہئے :: کہ وے پیشینگوئیاں بجملہ اناجیل میں پائی جاتی ہیں - اور سب کی سب ایسے موثر و عجوبہ ماجروں اور باتوں سے متعلق ہیں - کہ قطع نظر الہامی قیاس کے وے بصحت یاد رہی ہونگی ◆

اب ہم مسیح کی قیامت اور اُسکے تواریخی ثبوت پر غور کرتے ہیں :: ہم پہلے سموماً دریافت کریں - کہ رومی پہرے والوں کا کیا قول تھا - کیونکہ وہی لوگ حاضر تھے :: غالباً بے لوگ قطع نظر رومی فوجی قواعد کی سختی کے - آسانی دھوکہ کھانیوالے اور ڈرپوک نہ تھے - اور نہ یسوع کی جانب کوئی دوستانہ خیال رکھتے تھے :: تاہم اُنہوں نے سردار کاہنوں کو اطلاع دی کہ ایک زلزلہ واقع ہوا - اور ایک عجیب صورت ظاہر ہوئی - جسنے پتھر کو ڈھلکا دیا :: یہہ نہیں لکھا ہی کہ انہوں نے واقعی یسوع کو قبر سے نکلتے دیکھا - اور شاید ایسا نہ ہوا ہوگا :: لیکن اگرچہ وے خوف سے مغلوب تھے - تاہم یہہ تحقیق ہی کہ اُنہوں نے معلوم کیا - کہ قبر کُھل گئی - اور لاش غائب ہوگئی ہی :: اُنہوں نے اسیقدر سردار کاہنوں کو رپورٹ دی - اور رشوت لیکر اس معجزہ کی نسبت خاموش رہنے پر رضامند ہوئے - اور یہہ ظاہر کیا کہ "جب ہم رات کو سوتے تھے اُسکے شاگرد آکے اُسے چُرا لے گئے" متی ۲۸ باب ۲ سے ۴ آیت تک اور ۱۱ سے ۱۵ تک :: یا یوں کہیں کہ صاف ظاہر ہی - کہ رومی سپاہی جو رات کو قبر کی نگہبانی کرتے تھے - ایک صورت سے ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے کی حقیقت پر گواہی دیتے ہیں ◆

اب ہم رسولوں کی گواہی پر غور کرتے ہیں :: یہاں ہم کو دیکھنا چاہئے - کہ ہمارے پاس یہہ یقین کرنیکی کوئی معقول وجہہ نہیں ہی - کہ جی اُٹھنے کے بعد ہمارے خداوند کی سب روئتوں کی تحریر موجود ہی - بلکہ ہم یہہ یقین کرنے کی معقول وجہہ رکھتے ہیں - کہ جیسے اُسکے جی اُٹھنے سے پہلے کے بہتیرے معجزوں کا پورا بیان موجود نہیں - ویسے ہی سب روئتوں کی پوری تحریر ہمارے پاس نہیں ہی :: بہرحال جبکہ لوقا کہتا ہی کہ اُسنے اپنے شاگردوں پر " اپنے مرنے کے پیچھے آپکو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک نہیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا رہا " یہہ یقین ہی کہ اور روئتیں اور باہمی مکالمت بھی - علاوہ اُنکے جو کتب مقدسہ میں مندرج ہیں واقع ہوئیں ◆

ہم جانتے ہیں کہ سب انجیل نویسوں اور پولوس رسول نے صاف صاف لکھا ہی - کہ مسیح کا جی اُٹھنا تیسرے دن واقع ہوا - عہد جدید میں کم سے کم مسیح کی دس روئتوں کی خبر ہمیں ملتی ہی :: اُنکی ٹھیک ترتیب مقرر کرنا قدرے مشکل ہی - لیکن غالباً مفصلہ ذیل ترتیب صحیح ہی - اوّل مریم مگدلینی کو مرقس ۱۶-۹ - یوحنا ۲۰-۱۴ - دوم دوسری عورتوں کو متی ۲۸-۹ - سیوم پطرس کو لوقا ۲۴-۳۴ - اقرنتیوں ۱۵-۵ - چہارم عماؤس کی راہ میں دو شاگردوں کو لوقا ۲۴-۱۳ سے ۳۲ تک - پنجم رسولوں کو جبکہ توما غیر حاضر تھا لوقا ۳۶ سے ۴۴ تک یوحنا ۲۰-۱۹ سے ۲۳ تک ششم گیارہ رسولوں کو یوحنا ۲۰-۲۶ سے ۲۹ تک - ہفتم شاگردوں کو دریائے طبریاس پر یوحنا ۲۱ باب - ہشتم پانسو بھائیوں سے زیادہ کو گلیل کے ایک پہاڑ پر جنمیں غالباً رسول بھی شامل تھے - متی ۲۸-۱۶ - پہلے قرنتیوں ۱۵-۶ نہم یعقوب کو پہلے قرنتیوں ۱۵-۷ - دہم قبل از صعود کوہ زیتون پر رسولوں کو اعمال ۱-۴ سے ۱۲ تک :: الحتصر ہم دو روئتوں کا بیان متی سے تین کا مرقس سے چار کا لوقا چار کا - یوحنا سے اور پانچ کا پولوس سے لکھا ہوا پاتے ہیں ◆ (باقی دارد)

نور افشاں نمبر ۳۵ میں جو ایک چٹھی مولوی صفدر علی صاحب کی بعنوان " نیشنل کرسچن " ایجوکیشنل فنڈ جنڈیالہ کے چندہ کی فہرست چھپی ہی :: منشی وارث الدین صاحب کی چٹھی جسمیں فہرست چندہ معہ جمع خرچ مندرج ہی - اُسکو غلط ٹھہراتی ہی :: مولوی صاحب موصوف ہی اس کا جواب دینگے :: ہم وارث الدین صاحب کی چٹھی کو بجنسہ درج اخبار کئے دیتے ہیں

مراسلات

سب مسیحی بھائی اور بہنوں سے درخواست ہے

کہ چین کے سب عیسائیوں اور پادریوں اور اُنسے علاقہ رکھنے والے لوگوں کے لئے۔ جو اسوقت سخت مصیبت میں ہیں۔ اپنی عام اور خاص نمازوں میں دعا کریں ٭

بندہ صفدر علی از بھنڈارہ

جناب مشنری صاحبوں کی خدمت میں ایک ضروری التماس

جو دہسالہ مشنری کانفرنس دسمبر ۱۸۹۲ء کو بمبئی میں ہونیوالا ہے۔ اُسکے مضامین میں سے ضرور کوئی مشنری صاحب مشن کے متعلق تعلیم کا مضمون پسند کرکے اُسکی تیاری کے لئے سامان ابھی سے جمع کرینگے ۔۔ چونکہ بندہ نے بھی اس معاملہ میں مدتوں بہت کچھ سوچا۔ اُسمیں ایک نہایت عمدہ نمونہ اسٹیٹمنٹ کا تجویز کر رکھا ہے جسکے بموجب اگر تحقیقات ہوکر اُسکی خانہ پُری کیجائے۔ تو تمام ہندوستان کے ہر قسم کے مشن سکول۔ اور اُنکے سوا دوسرے مشنری کارخانے آئینہ کی مانند ہر شخص کو نظر آئینگے جس سے مشنری صاحبوں کو۔ اور اُن صاحبوں کو جو مشنری کاموں میں دل لگاتے۔ یا اُنسے تعلق کسی طرح کا رکھتے ہیں۔ ضرور بالضرور دلچسپی ہوگی۔ اور دیسی عیسائیوں کی تعلیم اور تربیت کے لئے تو وہ نہایت مفید بلکہ ضروری ہے ۔۔ اسلئے گذارش ہے کہ جن مشنری صاحب نے اس مضمونِ مشنری تعلیم کو پسند کیا ہو۔ اور اُسکے صحیح صحیح احوال کو جاننا چاہتے ہوں۔ تو از راہِ مہربانی دو حرف مجھے لکھ بھیجیں کہ میں نمونہ اسٹیٹمنٹ کا۔ اور جو جو باتیں اُسکی تحقیقات اور خانہ پُری سے متعلق ہیں لکھ کر اُنکی خدمت میں روانہ کردوں۔ اور جہانتک مجھ سے ہو سکے اس عمدہ اور ضروری کام میں مدد کرنے کو حاضر ہوں ٭

بندہ صفدر علی۔ از بھنڈارہ ممالک متوسط

ایک مولوی صاحب اور دہلی کے ایک بڑے زبردست مولوی صاحب اور اُنکے سوال اور مباحثے

کچھ مہینوں کی بات ہے کہ اتوار کو شام کی نماز کیلئے میں انگلش چرچ میں تھا۔ کہ ایک بھائی آئے اور بولے کہ منادی کیوقت ایک مولوی صاحب پادری صاحب سے آن بھڑے ہیں۔ سو پادری صاحب نے آپکو یاد کیا ہے ۔۔ میں نے کہا۔ بہت بہت سلام کہو اور یہہ کہ مجھے تو معاف فرمائیں۔ میں تو ایسی گفتگوؤں میں کچھ لطف اور فایدہ نہیں دیکھتا ہوں۔ اور اسلئے ایسے جلسوں میں کبھی نہیں جاتا ۔۔ بھائی نے اصرار کیا کہ ضرور چلو۔ بازار سے دونوں صاحب بنگلہ پر چلے آئے ہیں۔ کھڑے کھڑے ایک بات بتلانے کی ہے۔ اور بس ۔۔ کہ مولوی صاحب انگریزی نہیں جانتے۔ اور آپکو معلوم ہے کہ پادری صاحب اُردو نہیں جانتے ۔۔ غرض میں مقام پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کہتے تھے۔ کہ تم عیسیٰ مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہو۔ بھلا تم دکھا تو دو کہ انجیل میں کہاں ایسا لکھا ہے ۔۔ پادری صاحب نے انجیل متی کے باب ۳ کی آیت ۱۷۔ نکال کر دکھا دی تھی۔ کہ (آسمان سے ایک آواز یہہ کہتی آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں) اُسپر مولوی صاحب بولے مجھے اُردو ترجمہ نہیں چاہئے۔ اصل کتاب دکھاؤ ۔۔ پادری صاحب اُنہیں اپنے بنگلہ کے پاس لائے۔ اور یونانی نسخہ دکھاکر کہتے تھے۔ کہ دیکھو یہہ اصل انجیل یونانی ہے اسمیں بھی ایسا ہی لکھا ہے ۔۔ مولوی صاحب کہتے تھے کہ یہہ تو انگریزی ہے۔ مجھے عبرانی لاکر دکھاؤ۔ میں نے کہا آپکو عبرانی نسخہ پڑھنا ہے تو میرے گھر پر موجود ہے۔ ابھی تھوڑی دیر میں لا دیتا ہوں اب تو مولوی صاحب نے دوسرا پہلو بدلا۔ بولے مغرب کی نماز کا وقت نزدیک ہو چلا ہے اب تو میں نہیں ٹھہر سکتا ہوں۔ اور دوسرا دن۔ اور وقت۔ اور مقام مسافرخانہ ٹھہرا کر چلے گئے۔ وقت اور مقام معین پر میں اور پادری صاحب حاضر ہوئے۔ دیر تک انتظار کیا۔ پر مولوی صاحب تشریف نہ لائے ۔۔ دیر کے بعد ایک مسلمان یہہ پیام لائے کہ مولوی صاحب نہیں آئینگے۔ جبتک آپ چٹھی نہ لکھیں تب پادری صاحب نے چٹھی لکھی ۔۔ کچھ عرصہ بعد مولوی سید احمد صاحب موصوف ایک ڈیکٹیٹر حسن علی۔ اور بہتیرے دن کے مسلمانوں وغیرہ کا لشکر ساتھ لئے تشریف لائے ۔۔ اب عبرانی بیبل کے نسخہ کا ذکر چھوڑ کر اُنکے ہمراہی حسن علی نے یہہ نئی بات چھیڑ دی۔ کہ انجیل میں عیسیٰ مسیح کو آدمی اور ابن آدم کرکے لکھا ہے۔ خصوصًا انجیل لوقا کے باب ۱۸ کی آیت ۱۸ و ۱۹ پر بڑا زور دیا۔ جنمیں مسیح نے فرمایا کہ (تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک۔ یعنی خدا) پہلے تو مجھے کہا گیا کہ منہہ کھولوں۔ کہ پادری صاحب اُردو نہیں سمجھے۔ اور انگریزی میں ترجمہ سنکر انگریزی میں جواب دیتے تھے۔ پیچھے مجھے روکدیا۔ کہ آپ سے بحث نہیں ہے صرف ترجمہ کرنے کی اجازت دی ۔۔ خلاصہ جسکا یہہ تھا کہ کتاب

مقدس کی تعلیمات دونوں قسم کی ہیں۔ اور انہیں کے بموجب ہم مسیحیوں کا عقیدہ یہہ ہے۔ کہ جس طرح خداوند یسوع مسیح کامل خدا تھا۔ ویساہی وہ کامل انسان بھی تھا ؛؛ یہہ سنتے ہی اُن دونوں نے اور اُنکے ساتھ سب مسلمانوں نے غل اور شور مچایا۔ اور خوب چلائے۔ کہ لو ابتو پادری صاحب اور صفدر علی نے قبول کر لیا کہ مسیح صرف انسان تھا ؛؛ حال میں سننے میں آیا کہ ایسی ہی غلط خبر بعضے محمدی اخباروں میں بھی چھپا دی تھی ؛؛ نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ اتنے لوگوں کا منہہ کون پکڑ سکتا ہے؟ اور کسی کی قلم کو کون روک سکتا ہے +

اب گذرے جولائی کے شروع یا وسط میں دو ایک عزیز مسلمان دوستوں نے باتوں باتوں میں ذکر کیا۔ کہ کوئی صاحب بہت دور سے آئے ہیں ؛؛ ابھی تو ناگپور میں ٹھہرے ہیں پھر یہاں بندہ سے دینی گفتگو کرنیکو آنیوالے ہیں ؛؛ بندہ نے عرض کیا کہ مجھے تو معاف ہی رکھیں۔ اسلئے کہ بار بار کے مذہبی مباحثوں اور مناظروں نے ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ انجام ایسی گفتگوؤں کا تو تو میں میں یا لولو لالا کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا ہے ؛؛ جناب پادری صاحب اور مولوی صاحب کی گفتگو ہی کا انجام دیکھ لو۔ کہ کیا بات تھی۔ اور کیا بات کہہ اُڑائی +

اسکے بعد ایکپیر مرد مسلمان سوداگر کامٹی سے آکر تذکرہ کے طور پر کہنے لگے۔ کہ دہلی کے ایک بڑے زبردست مولوی ناگپور میں آئے ہوئے ہیں۔ شہر میں بڑی دھوم مچائی ہے۔ پولس کے چار کنسٹبل اُنکے ساتھ رہتے ہیں +

کچھ دنوں بعد ایک عیسائی بھائی نے بھی ذکر میں ذکر یہہ بھی کیا کہ ناگپور میں کوئی لمبے چوڑے اور بڑے زور و شور سے چلانے اور دھمکانے والے ایک مولوی آئے ہیں اور لٹھ مار سوال عیسائیوں سے کرتے ہیں۔ چنانچہ بڑا سوال اُنکا جو ہر عیسائی سے کرتے ہیں یہہ ایک نیا سوال ہے۔ کہ (تمہارے خدا کی کتنی جوروان ہیں؟) اور جب کہا گیا کہ بھلا یہہ بھی کوئی سوال ہے۔ تو حزقییل کے باب ۲۳ کی آیت کو سُنائی۔ اُنکی پریچ بازار میں ایسی ہی باتوں سے اور کریہہ لفظوں سے بھری ہوتی ہے ؛؛ بہت سے مسلمان بلکہ ہندو بھی اُنکے ساتھ غل شور مچانے میں شامل ہو جاتے ہیں۔ کہ عیسائی مذہب کی مخالفت میں وہ اُنکی ساتھ بھی اپنی ہمدردی ظاہر کرکے اشتعالک دیتے ہیں +

پھر کچھ دنوں بعد معلوم ہوا کہ زبردست مولوی صاحب نے ایک چالان ضلع وردھا کے مشنری صاحب کے نام بھیجا ہے (گویا کہ آپ کو اختیارات پولس بھی حاصل ہیں) کہ فلانے مقام اور وقت پر مباحثہ کے لئے آؤ۔ چنانچہ بھنڈارہ کے مشنری ڈاکٹر سینڈ بلینڈ بھی جانے کو تیار ہوئے ؛؛ بشمولہ میں یہہ بات قرار پائی کہ مباحثہ تحریری کیا جائے۔ تاکہ فریقین کو ترجموں کے ذریعہ ایک دوسرے کی بحث سمجھ لینے کا خاطر خواہ وقت اور موقع ملے۔ اور کسی کو غل شور مچاکے جھوٹی بات مشہور کرنیکی جرات نہ ہو +

پیچھے میں بڑے زور شور کے تپ و لرزہ میں مبتلا ہوا۔ اور کچھ خبر نہ پا سکا۔ لیکن ۸۔ اگست کو سُنا کہ بہت سے لوگوں کے غل شور اور غلط بیانی روکنے کے لئے پادری ڈاکٹر سینڈ بلینڈ صاحب نے کہا کہ تحریری مباحثہ ہو ؛؛ مولوی صاحب نے اُسے منظور نہ کرکے زبانی گفتگو چاہی۔ جسکو پادری صاحب نے نامنظور کیا۔ اور اسلئے جلسہ برخاست ہوا۔ اور پادری سینڈ بلینڈ صاحب بھنڈارہ چلے آئے۔ پیچھے کسی وقت مولوی صاحب بھی آئے اور مشہور کرتے پھرتے ہیں۔ کہ پادری صاحب نے وردھا میں آپ ہی اقرار کیا تھا کہ بھنڈارہ میں چلکر تقریری بحث کرینگے۔ پر جب میں بھنڈارہ آیا۔ اور صاحب سے ملاقات چاہی تو صاحب کافور ہو گئے۔ اور یہہ کہ وہ تثلیث اور توحید اور تعلیمات بیبل پر میرے سوالوں کے جواب سے عاجز ہوکر وردھا سے بھنڈارہ چلے آئے ہیں +

بلکہ مولوی صاحب کی ایک تحریر بھی بطور اشتہار جو انہوں نے جناب پادری صاحب ممدوح کے پاس بھیجی تھی میری نظر سے گذری۔ وہ ذیل میں نقل کیجاتی ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی۔

پادری جی سینڈ بلینڈ صاحب نے جھوٹ بولا اور ڈر گئے۔ ناظرین پر تمکین پر ہویدا ہو ؛

جناب پادری سینڈ بلینڈ صاحب نے خود ہی مجھ سے وردھا میں اقرار کیا۔ کہ بھنڈارہ چلکر ہم تقریری بحث کرینگے پر جب میں بھنڈارہ میں آیا۔ اور میں نے صاحب سے ملاقات چاہی۔ تو صاحب ممدوح کافور ہو گئے۔ جب میں نے اپنے آنے کی وجہہ وعظ میں بیان کی تو صاحب نے چٹھی میں خوف سے لکھی کہ ہائے اب تو آبرو چلی اور پھر یورپین صاحبوں کو منہہ دکھلانے کی جگہہ نہ رہیگی۔ چٹھی انگریزی لکھ ماری جسکا جواب کمترین نے اردو میں لکھکر بھیجدیا +

وہو ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پادری صاحب والا مناقب عالی مناصب پادری سینڈ بلینڈ صاحب ؛۔

احقر العباد و خادم ملت حقا محمدیہ شرف الحق بعد ما وجب کے عرض کرتا ہے۔ کہ جیسا میرا اور جناب کا وردھا میں بھنڈارہ چلکر تقریری مناظرہ کرنیکا اقرار ہوا تھا۔ اُسی پر آپ قایم رہویں۔ اور رقعت مقام اور وقت مناظرہ کے جو کچھ لکھیں اُردو زبان میں منشی صفدر علی صاحب وغیرہ سے لکھوا کر روانہ فرماویں۔ اور میرے سوالوں تثلیث و توحید اور تعلیمات بیبل کے سوالات سوچ رکھیں جنکے جوابوں سے آپ عاجز ہوکر وردھا سے بھنڈارہ تشریف لے آئے آپ کا انگریزی کا خط میرے نزدیک پہنچا نہ پہنچا برابر ہے۔ اُردو میں روانہ فرمائیے ؛؛ بہت جلد جواب عریضہ ہذا سے مطلع

فرمائیے کہ کب اور کہاں مباحثہ ہوگا +

کمترین الراجی رحمت ربہ شرف الحق

۲۹ - ذالحجہ سنہ رواں

اسکا جواب بوجہ خوف طاری ہونے کے پادری صاحب سے نہ ہو سکا - اور اس سے پہلی چٹھی کا ترجمہ اردو بھیجدیا - جسکو میں نے اپنے خط کا جواب نہ سمجھکر واپس کیا - اور پادری کے ملازم عنایت کو تاکید کی - کہ بہت جلد میرے خط کا جواب لاؤ۔ پادری صاحب کو اپنے پالکواڑی یعنی ورتھا کے دن یاد آئے اور گھبرا گئے - کہ ایسا نہ ہو جیسا وہاں عاجز ہو گیا تھا - یہاں بھی جواب دینے سے عاجز مشہور ہو جاؤں - میرے خط کا کوئی بھی اردو یا انگریزی جواب نہ دیا - قریب شام کے ۵-۸-۱۹ - کو اپنا پولوسی بہتان کا نمونہ دکھلانے کو اشتہار چسپاں کئے اور لکھا کہ مولوی تحریری جواب دینے سے ڈر گیا ہو - جناب آپ تو کیا بیچارے ہیں آپکے تینوں خدا اور چوتھے و پانچویں معبود پادری عمادالدین وصفدر علی بھی اگر اکٹھے ہو جائیں تو خوف کیا چیز ہو - بفضل وحمایت اُس واحد تعالیٰ شانہ کے آپ جو مجھے بار بار جھوٹا لکھتے ہیں آپ خود جھوٹے ہیں ، بیشک میں اب بھی کہتا ہوں کہ آپ میرے سوالوں کا جواب وردھا میں نہ دے سکے - اور اُسی شام کو چلے آئے - اور کہا کہ ہم ہنڈرو میں تقریری مباحثہ کریگا - میں نے کہا - کہ میں ابھی چلوں - لوگوں نے - بھلا تمہیں کیا فایدہ اگر آپ سچے ہوتے تو مرد میدان بنکر سامنے آتے اور میرے سوالوں کے جواب دیتے اپنے بڑے مددگار منشی صفدر علی صاحب کو کیوں نہ بلوالیا - جان رکھئے کہ تحریری مباحثہ کا کبھی اختتام نہیں ہوتا - اُنہیں دو خطوں کے آنے جانے میں آپنے کیا انصاف کا خون کیا - اور جناب پولوس مقدس مسیحاں کسطرح کتنے رنگ پلٹے - اور دیانت اور ایمانداری کو ظاہر کیا - اور لکھ دیا کہ مولوی نے ہمارا جواب نہیں دیا - چونکہ جناب کو ذاتی علمی مادہ تو ہو ہی نہیں اسلئے تحریر پڑ اُلتے ہیں - تحریر میں عوام کو کچھ بھی فایدہ نہ ہوگا - خواص کو بھی جب ہوگا - کہ جب مباحثہ تمام ہو - پھر جانبین اقرار کریں کہ ہاں یہہ تحریر صحیح ہو - اور چھپ بھی جاوے - اور چھپکر سب کے پاس پہنچ جاوے - اور اُنکو دنیوی کاموں سے فرصت بھی ہو - پھر جانبین کی کتب کا علم بھی ہو ۔۔ اگر تقریری ہو تو سب کو فایدہ برابر پہنچ سکتا ہو - اور جو اُسکے ساتھ تحریر بھی ہوتی جاوے تو پھر کیا ہی کہنا ہو - جو حاضر نہ ہوا نہیں اُس سے فایدہ پہنچے - چونکہ جواب والے مسلمانوں سے زک اُٹھا چکے ہیں - لہذا وہ بھی پہلے دن یاد آتے ہیں - کہ ایک ادنی سے مسلمان نے بھرے مجمع میں آپسے چیں بلوادی - اور مجبور آپکو مسیح علیہ السلام کو صرف بندہ خدا ماننا پڑا ، پھر یہہ بھی آپکو خیال ہو کہ تحریری میں جب چاہینگے جواب دینگے مسلمانوں کا یہہ خادم کبتک رہیگا - چلا ہی جاویگا - ہم مشہور کر دینگے کہ دیکھو بلا تمام ہونے کے چلا گیا - عیسائی اور مسلمانوں کے بہتیرے تحریری مناظرے ہو چکے - اب بھی چھپے ہوئے موجود ہیں - آپ حضرات مانتے کیا ہو ، کیوں صاحب پہلے مولوی سید احمد صاحب و حسن علی صاحب و اکسٹر سے کیوں زبانی بحث کی تھی ؟ منشی صفدر علی صاحب بہادر کدھر سدھارے نیاز نامہ یونہی آخرت بگاڑنے کو لکھا تھا - غور فرمایئے - اُسکے متعدد جواب کس زور شور کے لکھے گئے - آیا کچھ بھی جواب سوائے بیہوشی کے صاحب بہادر کو نصیب ہوا ؟ میں تحریری مناظرہ کو بھی تیار ہوں - لیکن گھر میں کسیطرح نہ ہوگا - تمام حاضرین کے سامنے اور آپکی تحریر ہوگی - اور پھر سامعین کو بھی سنا کر تحریر مذکور چھپوا دیجاویگی - لیکن مجمع ہر روز چار گھنٹہ سے کم نہ ہوگا - اسلئے آپکو اور آپکے اعوان و انصار کو آج سے پانچ یوم کی مہلت ہو - اپنے تینوں خداؤں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں مدد پر بلالو - بفضل تعالیٰ یہہ بھی موحدین تم پر غالب رہینگے - اگر مناظرہ زبانی نہ کیا تو چھپوا کر سکاٹلینڈ تک بھیجونگا +

۵ - اگست سنہ ۱۹۱۰ء   رقیمہ شرف الحق

دوسرے دن یعنی ۹ - اگست کو اتوار تھا - جب نو بجے صبح کو مرہٹی نماز کے بعد عبادتخانہ سے ہم باہر برآمدہ میں نکلے - تو بہت سے لوگ جوق جوق ضلع اسکول کیطرف سے جہاں شرف الحق صاحب بازار میں منادی کر رہے تھے - پادری سینڈلینڈ صاحب کے پاس آئے - اور صاحب نے ایک انگریزی تحریر دکھائی اور اصل اور اسکا ترجمہ مرہٹی میں سُنا - جو تحریر کہ وردھا کے معزز اور معتبر لوگوں نے پادری صاحب موصوف کی تحریر کے جواب میں ۸ - اگست سنہ ۱۹۱۰ء کو لکھکر بھیجی تھی - اور جسکا ترجمہ نیچے لکھا جاتا ہو +

وردھا ۸ - اگست سنہ ۱۹۱۰ء :-   ہم بڑی خوشی سے ظاہر کرتے ہیں کہ :-

اول کہ ڈاکٹر سینڈلینڈ نے کوئی اقرار مولوی شرف الحق کے ساتھ نہیں کیا تھا - کہ وہ کوئی زبانی گفتگو جنگا میں کرینگے - انہوں نے کہا کہ وہ محض تحریری مباحثہ کرنا چاہتے ہیں +

اُن مولوی صاحب نے تین سوال ڈاکٹر سینڈلینڈ سے تثلیث و توحید اور اسی تعلیم کی مضمون کی بابت نہیں کئے - انہوں نے ایک سوال سے زیادہ نہیں کیا اور وہ بھی اس مضمون کی بابت نہ تھا +

دستخط :- بابو ایم گوپتا بیرسٹرایٹ لا و پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کونسل -

راؤ وامن ورنلکنٹھ کھرے بی اے وبی اے آر پلیڈر -

راؤ واسو دیو و نایک پرانجپی پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی و سکرٹری ڈسٹرکٹ کونسل و پلیڈر -

راؤ کیشو راؤ کاوے پلیڈر -

اُسوقت سید فرید ایک مختار کار شرف الحق صاحب کیطرف سے آئے۔ اور مجھ سے بولے کہ مولوی صاحب نے مجھے آپ کے پاس بھیجا۔ اور کہا ہے۔ کہ آپ سے ملاقات چاہتا ہوں۔ اور اگر ایسا ہو تو ہمکو بھی دونوں کی گفتگو سننے سے فایدہ ہوگا ٭ بندہ نے اُنہیں جواب دیا کہ اُن باتوں کو چھوڑ کر جو وہ علانیہ برسر بازار کہا کرتے ہیں صرف اُس تحریر کو دیکھ کر کہتا ہوں جو اُنہوں نے جناب پادری سینڈ بلینڈ صاحب کے پاس ۵۔ اگست کو بھیجی ہے۔ کہ اس تحریر کے بُرے خط اور نادرست املا اور انشا سے بہتر تو ہمارے اُردو کے اسکول کے چھوکرے لکھتے ہیں مولوی ہونا۔ اور دہلی کی زباندانی تو دور ہے ٭ اسیطرح اُنکی وہ تحریر ناشایستہ ہے۔ اسواسطے پہلے آپ کے مولوی صاحب ایک دو برس ہمارے اُردو کے سکول میں پڑھیں اور کہیں بھلے آدمیوں کی صحبت اختیار کرکے بھلمنسات سیکھیں تب وہ بھلے آدمیوں کی ملاقات اور اُنسے بات چیت کرنے کے قابل ہونگے ٭ اسپر سُنا ہے کہ وہ۔ اور اُنکے ساتھ کے بھنڈارہ کے متعصب مسلمان۔ بہت اچھلے کودے اور غصہ میں بھر بھر کر حسب معمول بہت کچھ بھلا بُرا کہا۔ اور ابتک کہہ رہے ہیں ٭ کیا اس سبب سے کہ سینڈھوں کی لڑائی نہیں ہوئی؟ لیکن مسیح کی غریب بھیڑیں سینڈھوں کی لڑائی لڑنا نہیں چاہتیں ٭ یا کیا اس سبب سے کہ مرغوں کی سی لڑائی نہیں ہو سکی؟ لیکن مسیح کے غریب کبوتر ایسی لڑائی سے ناآشنا ہیں ٭ یا کیا اس سبب سے کہ جسوقت بڑے زبردست مولوی صاحب دو چار سو محرم کے غازی ساتھ لئے تیار کھڑے تھے۔ اور ہم بھی دُھیڑوں اور چاروں کو جو اُسوقت محرمی شیر۔ بندر۔ لنگور۔ اور ریچھ کا لشکر تیار تھا ساتھ لیکر مقابلہ کو حاضر نہیں ہوئے؟ لیکن مسیحی بندوں کو حکم ہے کہ ہر ایک دنگہ اور فساد سے دور رہیں ٭ یا کیا اس سبب سے کہ جناب پادری صاحب نے مولوی صاحب کی خلاف گوئی۔ یا کیا اس سبب سے کہ اُنکی بڑی تعلّی اور ناشایستہ کلام کرنا اُنہیں کی تحریر سے ظاہر کی؟ لیکن اُنہوں نے آپ ہی زور اور زبردستی کر کے ان باتوں کے بتانے میں ہمیں مجبور کیا۔ نہیں تو با نیک و بد خلق خدا کار نداریم ٭ یا کیا اس سبب سے کہ اُنہیں اپنی بار زبانی جھوٹی باتیں مشہور کرنے کا موقع ہاتھ نہیں لگا؟ لیکن سچ کو ظاہر کرنا۔ اور اُنکو ہر ایک جھوٹی خبر۔ اور الزام سے پاک و صاف کرنا۔ مسیحیوں پر فرض اور اُنکے ہی سچے دین کی علامت اور بنیاد ہے ٭

جیسے شرف الحق صاحب اسطرف اسیطرح کے تین چار مولوی صاحب مدراس کی طرف پھر رہے ہیں اور یے سب کے سب اور اُنکے سوا کتنے ہی دوسرے محمدی پریچر جا بجا اسیطرح کی منادی کرنے میں بیلگامی اور بدکلامی کو کام میں لاتے ہیں اور مسیحی منادی کرنیوالوں۔ اور دوسرے عیسائیوں کے حق میں جو منہہ میں آتا ہے کہتے ہیں۔ اور مسیحی مذہب اور خدا کی برحق کتابوں کی نسبت ناشایستہ کلام کرتے ہیں ٭ میری دانست میں اے مسیحی بھائیو ایسے لوگوں سے گفتگو کرنا بالکل بیفایدہ ہے۔ اور محض تضیع اوقات ہے ٭ اسلئے وہ جہاں کہیں جائیں اور جو چاہیں بُرا بھلا کہیں۔ اور غُل شور مچائیں خاموش رہو۔ اور خداوند خدا سے اُنکے واسطے بھی دُعا خیر کرو۔ اُنکے فضل سے دور نہیں کہ آخر کو یہی لوگ توبہ کریں۔ اور اُنکے نیک بندے اور ہمارے بھائی بن جائیں۔ آمین ٭

رقیمہ صفدر علی از بھنڈارہ

ممالک متوسط

٭ نوٹ اس تحریر کے خط کی خامی تو اصل کے دیکھنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن املا اور انشا کی فاش غلطیاں اور کلام کی ناشایستگیاں اُن الفاظ اور عبارت کے ملاحظہ سے نمایاں ہیں۔ جنپر خط کیا گیا ہے اور جو نقل مطابق اصل منقولہ بالا میں موجود ہیں ٭

صفدر علی

کرسچن ایجوکیشنل فنڈ

جنڈیالہ٭

نورافشاں مورخہ ۹۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء میں ہمنے وعدہ کیا تھا کہ فنڈ مذکور کا حساب ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاویگا ٭

ابھی وہ وعدہ پورا ابھی نہیں ہوا کہ ۱۶۔ اگست کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان "فینو کرسچن فہرست چندہ ایجوکیشنل فنڈ جنڈیالہ" ہماری نظر سے گذرا۔ جسکے راقم مولوی صفدر علی صاحب آپ ہیں۔ چونکہ مسیحیوں کا فرض راستی کا اظہار کرنا ہے اسلئے یہہ بیان کرنے کے بغیر ہم کسی طرح سے نہیں رک سکتے کہ وہ مضمون قریباً سب غلط ہے اور اسمیں جو غلطیاں ہیں وہ یہہ ہیں ٭

(۱) چندہ دہندگان کے نام کی پوری فہرست نہیں ہے ٭

(۲) مس پارسلی صاحبہ کے نام پر جو آٹھ روپیہ درج ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں ٭

(۳) جو لڑکا کہ فنڈ مذکور کی طرف سے سکول میں داخل کیا گیا ہے۔ وہ اپر پرائمری میں تعلیم نہیں پاتا ہے۔ پر لور پرائمری میں ٭

(۴) فنڈ مذکورہ بالا نے کوئی انتظام نہیں کیا کہ وہ بیس سال کی عمر تک تعلیم پاوے ٭

اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ مس پارسلی صاحبہ لڑکے کی سب طرح سے مدد فرما رہی ہیں پر فنڈ مذکور کا اس سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ علاوہ اسکے ارادہ ہے کہ کسی یورپین صاحب سے اس بارہ میں مدد کی درخواست نہ کی جاوے۔ پر جہانتک ہو سکے ہم دیسی بھائی مل کے اپنی مدد آپ کریں ٭

مولوی صفدر علی صاحب! بے ادبی معاف معلوم نہیں کہ آپ نے کسطرح جنڈیالہ کا حساب درج کر دیا ہے اگر

کسی شخص نے انجگہ یا اور جگہ سے آپکو لکھا ہو تو آپ کو معلوم ہو کہ یہہ درست نہیں۔ علاوہ اس کے فنڈ مذکور کا حساب ہمارے پاس ہے۔ کسی شخص نے ہم سے دریافت کرکے آپکی طرف نہیں لکھا۔

راقم وارث الدین۔ از جنڈیالہ

واقعات و آرائیں

اخبار عام کے اُس بیان کی نسبت۔ جو پادری لیفرائے کے کسی محمدی مولوی کے ساتھ مباحثہ میں لاجواب ہو جانیکے باعث عزیز مسیح مسلمان ہو کر عبد الرحمٰن بنگیا لکھا گیا تھا۔ اُسپر ہمارے ایک معزز مسیحی بھائی رام لال پے ماسٹر مشن دہلی یوں تحریر فرماتے ہیں کہ ”جبکہ ایک مسلمان مولوی نے صاحب موصوف سے سوال کیا تو اسیوقت اُس بناوٹی عیسائی نے کہا کہ آپ (پادری صاحب) اسکا جواب نہ دیں تو میں ابھی مسلمان ہوتا ہوں۔ یہہ سچ ہے۔ مگر میں اُس بناوٹی عیسائی اور مسلمانوں کی صداقت سے آپکو آگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک ناخواندہ اور اکثر خانساماؤں اور خدمتگاروں کا کام کرتا ہے۔ شاید کہیں دھوکے سے عیسائی ہوا ہو اور اپنا نام عزیز مسیح رکھ لیا ہو۔ عزیز مسیح خدایار خان اسطرح لوگوں کو دھوکھا دیتا پھرتا ہے۔ وہ عیسائی نہ تھا۔ مگر مسلمانوں نے اسکو ایک بڑا عالم اور عیسائی مناد مشہور کیا۔ گذرے دن وہ پادری لیفرائے صاحب کے پاس بھیک مانگنے کو گیا۔ مگر کچھ نہ پاکر محمدیوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہہ کلمہ کہدیا۔ حالانکہ پادری صاحب نے اس سوال کا جواب دیا تھا۔ مسلمانوں سے اُسنے بہت کچھ لیا۔ ایک مولوی صاحب یہاں کہتے پھرتے ہیں کہ امرتسر میں پادری مسلمان ہو گئے۔ ایسے صریح جھوٹ بولنے سے لوگوں کو شرم نہیں آتی اور اُسکو دینی فخر سمجھتے ہیں۔

نوٹ۔ سینہ نشو کرسچن ایجوکیشن فنڈ کی کوئی فہرست چندہ ہم آئندہ کو درج نور افشاں نہ کرینگے تاوقتیکہ اس کا کوئی سرپرست مقرر ہو کر باضابطہ انتظام اور کارروائی اُسکی نہ کریگا۔ اسی لئے وہ فہرست چندہ جو چٹھی بلا کی ہمردیف تھی چھاپنی ملتوی کی گئی ہے۔ ایڈیٹر۔

گذرے منگل کو پادری لیفرائے صاحب بازار میں وعظ کر رہے تھے۔ اثناء وعظ میں اُنہوں نے ایک محمدی معتبر تواریخ کا کسی بات پر حوالہ دیا جسپر ایک مولوی صاحب نے مباحثہ کیا اور کتاب مذکورہ کو جو اُنکے مذہب کی ایک اعلےٰ درجہ معتبر تواریخ ہے غیر معتبر اور لغو ٹھہرایا۔ تو پادری صاحب نے یہہ کہا کہ اگر وہ آپ کی کتاب غیر معتبر ہے تو میرا حوالہ بھی غلط ہے۔ پس مولوی صاحب اور اُنکے پیروؤں نے غل مچا دیا کہ پادری صاحب ہار گئے۔ اگر پادری صاحب سورۃ یوسف سے کوئی حوالہ دیتے اور ایک فرقہ محمدیہ کے لوگ جو کہتے ہیں کہ سورۃ یوسف غیر معتبر اور قرآن سے نہیں ہے اُسے تسلیم نہ کرتے تو کیا اس سے یہہ ثابت ہوتا کہ پادری صاحب ہار گئے۔ خداوند ان مولویوں کی آنکھوں کو کھولے کہ وہ اُسکو جو **جہان کا نور ہے** دیکھیں اور کج بحثی و حجت سے باز آئیں۔

نامہ نگار سیالکوٹ رقمطراز ہیں کہ ظفروال ضلع سیالکوٹ کے پاس ایک چھوٹا سا گانوں ہے۔ کچھ عرصہ گذرا کہ چند چھوٹے چھوٹے لڑکے وہاں کھیل رہے تھے۔ اتفاقاً اُنہوں نے ایک چڑیا مار لی۔ اور بطور تمسخر اُسپر رونے لگے۔ آخر صلاح کی کہ آؤ ہم اسکی قبر بناویں۔ اسپر آمادہ ہو کر اُنہوں نے ایک درخت کے نیچے قبر کھود دی۔ اور اُسکو گاڑ کر مٹی کا تودہ لگا دیا۔ اور اُس کا نام چڑے شاہ کی قبر رکھا۔ سب ملکر جمعرات کو اُسپر کلوان چڑھاتے اور چراغ جلاتے تھے۔ کچھ مدت بعد اُنہوں نے اُسکو پیر چڑے شاہ کی قبر نام دیا۔ پھر تو عورت مرد سب اُسپر چڑھاوے چڑھانے لگے اور اپنی مرادیں اُس سے مانگتے ہیں۔ اسیطرح سکاچ مشن سیالکوٹ کے کمپونڈ کے پاس بھی ایک پیر کی قبر ہے جسکو نوگزہ پیر کی قبر بتلاتے ہیں۔ زایر اور حاجتمند لوگ دس بارہ قدم سے اپنی جوتی اوتارتے اور سجدہ کرتے اور مرادیں مانگتے ہیں۔ جہلائے محمدی بیڈھب پیرپرستی و قبرپرستی میں آجکل پھنسے ہوئے ہیں۔ کاش کہ وہ زندہ کو مردوں میں نہ ڈھونڈھتے اور اُسپر جو خود **قیامت** اور **زندگی** ہے۔ ایمان لاتے۔

نامہ نگار شکارپور سندھ لکھتے ہیں کہ ”۲۵ اگست کو صبح کے چار بجے یہاں ایک افسوسناک واقعہ ہوا۔ ایک کنسٹیبل بنام رامدین گوپالا نامی ایک لڑکے سے دوستی رکھتا تھا۔ لڑکا کسی بات پر اُس سے ناراض ہوا جسپر اُسنے قابو پاکر لڑکے کو سوتے میں تلوار سے قتل کر ڈالا۔ اور بعد ازاں غسل کرکے صاف کپڑے پہن اور بستر پر لیٹ کر اپنی چھاتی میں گولی ماری اور مر گیا۔ ”گناہ کی مزدوری موت ہے۔“

افسوس کی بات ہے کہ اگرچہ ہماری گورنمنٹ اعلیٰ منتظم اور بدکاروں کی سزا دہی میں عادل ہے۔ تو بھی لوگ نہیں ڈرتے۔ چنانچہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک شخص مسمی نگر سنگھ ساکن لاہور نے دو اور آدمیوں کو اپنے ساتھ شامل کرکے۔ دس عورتیں لاہور سے لے کے سندھ کیطرف فروخت کرنیکے واسطے روانہ کیں۔ اور جب اُنکو روہڑی میں فروخت کر رہا تھا پکڑا گیا۔ اور وہاں کے مجسٹریٹ نے اُسکو سپرد سشن کیا۔ امید ہے کہ جج صاحب اُسکو سزائے واجب دینگے۔ تاکہ اوروں کو عبرت ہو۔ نتیجہ سے آئندہ اطلاع دیجائیگی۔

حافظ عبد المجید صاحب کے ”محمدی اشتہار“ پر جسکا اخبار عام میں ذکر ہوا۔ ہم بھی صاد کرتے ہیں۔ یہہ اشتہار مطبع چراغ ہند میں چھپا ہے۔ جسپر لکھا ہے کہ ”اعلان برائے اہل اسلام“ حافظ صاحب موصوف کے دستخط سے یہہ

ظاہر کیا گیا ہی۔ کہ عشرہ محرم میں تعزیہ بنانا۔ مرثیہ خوانی۔ مہدی نکالنا۔ سبیلیں بنانا۔ جنگ ناموں کا پڑھنا وغیرہ امور سراسر احکام مذہب کے خلاف۔ اور ناواقفیت پر مبنی ہیں۔ یہہ سب باتیں ضلالت۔ اور بدعت سیہ کا حکم رکھتی ہیں۔ اور انکے کرنے والے اور مددگار سب گمراہ اور ضال ہیں حتیٰ کہ انکا نماز روزہ و صدقات بھی قبول نہیں ہوتے۔ اس بات کی تائید میں وہ فتویٰ حرف بحرف نقل کیا گیا ہو جو کہتے ہیں کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے ستر برس ہوئے دہلی میں دیا تھا۔

اجمیر کے اخبار رہنما رتھ پتر کا کا نامہ نگار "دیسی پرچارک" الور سے لکھتا ہو کہ۔ اجولائی کو یہاں جگنا تھ کا میلہ روپ باس میں ہوا۔ اب کی دفعہ بہت کم آدمی جمع ہوئے۔ سنا جاتا ہو کہ اس بت کی پرتشٹا کے لئے جو روپے مہاراجہ منگل سنگھ جی دیتے تھے اس دفعہ نہ دیئے اور راج کی پلٹن اور باجہ جو آتا تھا سو بھی بند کر دیا۔ بلکہ یہہ فرمایا کہ جب سے یہہ میلہ شروع ہوا ہو تب سے ہمارے ملک پر قہر الہیٰ معلوم ہوتا ہو۔ پس اسکو بند کرنا چاہیے۔ ہماری سمجھ میں مہاراجہ صاحب نے بہت اچھی بات سوچی ہو۔ ہم لوگ (یعنی عیسائی) بھی اپنے خداوند کا کام کرنے کو بدستور میلے میں گئے۔ اور منادی کی۔ اور بہت پرچے لوگوں کو تقسیم کئے۔

لیورپول کے ایک آدمی نے اپنے دوست کو بیٹھنے کے واسطے چوکی آگے کی۔ پر جب وہ بیٹھنے لگا تو چوکی کھینچ لی۔ اور وہ گر پڑا۔ دوست کو سخت ضرب لگی۔ اور جب یہہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ تو حاکم نے مجرم پر ۱۶ ہم پونڈ ۶ شلنگ اور ۶ پنس یعنی قریب ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کیا کہ جب ہنسی ٹھٹھے کا انجام خراب ہوتا ہو۔

اخبار جومیش ٹیونس سے معلوم ہوتا ہو کہ ہرات کے افغانوں نے سرحدی روس کے یہودیوں پر ظلم کا ہاتھ دراز کر رکھا ہو۔ ہرات اور بلخ اور دیگر شہروں کے یہودی سوداگر لوٹے اور قتل کئے جاتے ہیں۔ کون نہیں کہہ سکتا ہو کہ یہہ تمام مصیبتیں اور بلائیں یہودیوں پر اس غرض سے ہیں کہ وہ اپنی بطالت سے برکنار ہو کر مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں۔

جرمنی کے ایک رئیس کی جان ایک چلغوزہ کے ذریعہ سے بچ گئی۔ اسکے قتل کی بندش ہو رہی تھی۔ اور قاتل اسکے گھر میں چھپ بیٹھا تھا۔ رات کو رئیس کی جیب میں سے ایک چلغوزہ گر پڑا۔ اور جب قاتل اسکو مارنے کیواسطے آگے بڑھا تب اسکا پاؤں چلغوزہ پر پڑا۔ اور اس سے ایسی آواز ہوئی کہ رئیس جاگ اٹھا۔ اور قاتل بھاگ گیا۔ خدا چھوٹی چیزوں سے بھاری مطلب نکالتا ہو۔

مہذب لکھنؤ افسوس کرتا ہو کہ مٹیابرج (کلکتہ) میں جو شاہ اودھ کے وارث موجود ہیں وہ باہمی نا اتفاقی کے جوش میں اپنی شرمناک کارروائیاں دکھاتے ہیں۔ امام باڑہ کا انتظام جو فی الحال مرزا جہاں قدر کرتے ہیں۔ مخالف پارٹی اسمیں تبدیلی کی خواہاں ہو۔ ہمعصر موصوف لکھتا ہو کہ اگر بعض شہزادوں میں اب بھی قومی جوش ہو تو وہ مدرسہ قیصریہ کی اصلاح اپنے ہاتھ میں لیں۔ جو واجد علیشاہ آنجہانی کی یادگار ہو۔ اور انکے بیٹوں کے ہوتے ہوئے مٹی جاتی ہو۔

افریقہ میں دین عیسوی کی بڑی ترقی ہو۔ یہاں ۱۸۸۵ء میں ۲۴۹ ولایتی پادری صاحبان اور انکی بیبیاں اور تین زنانہ مشنری اور ۲۵۷ دیسی مددگار۔ اور ۸۰۳ شرکا کلیسیا تھے۔ لیکن ۱۸۹۰ء میں ۴۰۰ ولایتی پادری صاحبان اور انکی بیبیں۔ اور ۲۰۶ زنانہ مشنری۔ اور ۷۸ دیسی مشنری ۹ ۲۸۹ دیسی مددگار۔ اور ۲۱۴۵۹۱ شرکائے کلیسیا ہیں۔ افریقہ میں حسب ذیل سوسیٹیاں بشارت کے کام میں مشغول ہیں۔ امریکن بورڈ۔ بپٹسٹ مشنری یونین پریسبیٹرین نارتھ۔ پریسبیٹرین ساوتھ۔ یونائیٹڈ پریسبیٹرین۔ پروٹسٹنٹ اپسکوپلینس۔ کارڈ پنٹس۔ افریکن میتھوڈسٹ اپسکوپلینس۔ میتھوڈسٹ اپسکوپل چرچ۔ بشپ ٹیلرس مشن۔ چرچ مشنری سوسیٹی۔ یونیورسٹیز مشن۔ لندن مشنری سوسیٹی۔ وسلیئن میتھوڈسٹ۔ سکاچ فری چرچ آف سکاٹلینڈ مشن۔ نارتھ افریکن مشن۔ ایس پی جی مشن۔ اور ارنات مشن + کوکب

یورپین طاقتوں نے گورنمنٹ چین سے ۵ ۶ لاکھ تیل برباد شدہ مشن ہوس وغیرہ کے تاوان میں طلب کئے تھے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کے لئے مجبور کرنا چاہا تھا۔ گورنمنٹ چین نے اس مفسدہ پردازی کی تحقیقات کے لئے حکم دیا ہو۔ اور یہہ تاکید کی ہو کہ آئندہ سے یورپین باشندوں کے ساتھ کسی قسم کی شرارت نہ کی جائے۔ لیکن ادائے تاوان کے بدلے نیمکن اور شمالی یانگسی میں اپنے جنگی جہازوں کے مجتمع ہو جانیکا حکم دیا ہو جس سے ثابت ہوتا ہو کہ وہ آمادہ بجنگ ہو۔ ایک تحریر سے معلوم ہوا تھا کہ مقام ٹینٹسن (چین) کے مقامی حکام اسبات کی تجویز کر رہے ہیں کہ غیر ملک والوں پر جو تشدد ہوا ہی اسکا ہرجانہ قبل اسکے کہ سب سلطنتوں کا متفقہ خریطہ پیش ہو ادا کر دیا جائے۔ لیکن اخبار سٹینڈرڈ کا نامہ نگار مقام پیکن سے لکھتا ہو کہ سخت کشیدگی پیدا ہوتی جاتی ہو۔ اور غیر ملکوں کے سفیر دھمکاتے ہیں کہ اگر ہرجانہ معقول نہ ملا تو بلا شبہ اک بحری زور ڈالا جائیگا۔ کیونکہ گورنمنٹ چین زیادہ رسی کرنے سے قطعی انکار کرتی ہو۔ چین میں تا حال اجنبیوں سے نفرت زور پر ہو۔ یانگسی کے لوگ دھمکاتے ہیں کہ ہم لائٹ ہوس تباہ کر دینگے تاکہ بیرونی جہازوں کو نقصان پہنچے۔ فرانس والے ہرجانہ چاہتے ہیں چینی کہتے ہیں کہ دینے سے لڑنا بہتر ہو۔ بقول عام اگر چینیوں کی شامت ہی آئی ہو تو خیر ہماری سرکاری فوج بھی شروع سرما میں منی پور کے قریب ہوگی اور خاطر خواہ مرمت کی جائیگی

اور جبتک چینی چیں نہ کریں گے ہرگز نہ چھوڑینگے +

اجمیر کا اخبار ہتارتھ پتر کا لکھتا ہو کہ اندنوں اجمیر میں ایک سانڈ مرگیا :. ایک روز کا ذکر ہو کہ سانڈ مذکور آنا ساگر کے قریب کسی جوار کے کھیت میں گھسکر بہت جوار کھاگیا۔ اور شہر میں آکر تھوڑی دیر کے بعد مرگیا :. شہر کے مہاجنوں نے اُسکے واسطے چندہ کیا تاکہ اُسکو دفنا کے ایک چھتری اُسکے اُوپر بطور یادگار بناویں :. دفنانے کے انتظام کے لئے ایک مہاتما برہمن مقرر کئے گئے۔ اور ایک روپیہ اُنکی محنت کا ٹھہرا :. سانڈ کو گھسیٹنے کیواسطے دس نفر ریگر بلائے گئے اور دو روپے اُنکی مزدوری کے اُنکو دیئے اور باحتیاط تمام گاڑ دینے کا حکم دیا :. سانڈ کو موٹا تازہ دیکھکر ریگروں کے مُنہہ میں پانی بھر آیا۔ اور چاہا کہ اس کو نوش کیا جائے۔ پس مشورہ کرکے اُنہوں نے دو روپے مہاتما برہمن کی نذر کئے۔ اور وہیں سانڈ کی کھال اوتار کر سب گوشت آپس میں تقسیم کرلیا۔ اور ہڈیاں اور فضلہ گڑھے میں گاڑ کر چلے گئے :. برہمن مہاتما نے رپورٹ دیدی کہ سانڈ دفن کر دیاگیا :. چار پانچ روز کے بعد ریگروں میں حصوں پر کچھ تکرار رہوا۔ ناراض پارٹی نے مہاجنوں کے پاس جاکے سب کیفیت بیان کی۔ مہاجنوں نے پولیس کو اس حرکت سے مطلع کیا۔ جسپر تحقیقات شروع ہوئی :. مہاتما برہمن سے دریافت کیا گیا۔ تو آپنے جواب دیا کہ مجھکو کچھ خبر نہیں کیونکہ نشے میں تھا۔ شاید بھنگ کا نشہ ہوگا۔ کیونکہ برہمن لوگ راجپوتانہ میں بکثرت بھنگ پیتے اور اسکو مہادیو کی بوٹی کہتے ہیں +

مسیحی مشنری اور نیچ قومیں۔ اخبار ہند بہت سی مختلف مشنری سوسیٹیوں کو نیچ قوموں کی اصلاح حالت درست کرنیکی مبارکباد دیتا ہو۔ کہ مشنریوں نے نیچ قوم ہندوؤں اور خارج از ذات لوگوں کی دلجوئی اور مدد کرنے میں نہایت دل سے کوشش کی ہو :. اسبارہ میں وہ ہندوؤں کے نفرت آمیز خیالات پر نفرین کرتا ہو۔ اور کہتا ہو کہ ہندوؤں کو لازم نہیں کہ ان مہذب مشنریوں کو بُرا بھلا کہیں جنہوں نے نیچ قوم کے لوگوں کو اعلیٰ بنانے میں اسقدر کوشش کی ہو :. لیکن جنکو ہمارے اعلیٰ درجے کے لوگوں نے زیادہ تر ذلیل بنانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا :. مدراس پریسیڈنسی میں پانچ لاکھ آدمی ذات سے باہر تصور کئے جاتے ہیں جنپر مشنریوں کا اثر بہت کچھ پڑتا ہو +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

وٹبسک (روس) میں قحط زدہ لوگوں نے بلوہ کرکے ریلوے سٹیشن پر جہاں بہت غلہ باہر بھیجنے کو جمع تھا افسروں پر حملہ کیا۔ سپاہ محافظ غلہ کو بھگا دیا۔ کمک کو اور فوج آئی۔ بندوقیں داغیں۔ کئی مفسد قتل ہوئے +

نارتھ کیرولینا واقع ممالک متحدہ امریکہ میں ایک مسافر گاڑی ایک پل سے گذرتے وقت ۔۔ فیٹ عمیق دریا میں گر پڑی ۔۲ مسافر ہلاک ہوئے اور بہتوں کو سخت صدمہ پہنچا جنکی زیست کی اُمید نہیں ہو +

چین سے خبر آئی کہ وہاں کی رعایا اور بادشاہ کے درمیان ناراضگی پھیل رہی ہو۔ موجودہ شاہی خاندان کے خلاف بہت سی سوسیٹیاں بنگئی ہیں +

چین میں وطنی مسیحیوں کا شمار ۳۷۲۸۷ ہو اور ولایتی مشنریوں کا شمار ۱۲۹۲ ہو۔ متفرق سوسیٹیوں کے مشنری اس بت پرست ملک میں انجیل کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ جلد فتح ہوگا +

مقام کارک میں دو آدمیوں نے ایک بوڑھے آدمی پر تیل چھڑک کر آگ لگادی۔ گرفتار ہونے پر اظہار دیا کہ یہ صرف مذاق تھا۔ عدالت نے دونوں کو چھ چھ ماہ قید کی سزا دی +

کردستان میں مسیحیوں پر جو ظلم اور ایذا رسانی ہو رہی ہو۔ بقول مخزن اُسکے باعث ترکستان کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو۔ ضرور ہو کہ ٹرکی گورنمنٹ متوجہ ہو اور ایذا رسانی مسدود کیجائے +

پنجاب میں ہیضہ پھیلنے کیوجہ سے امیر کابل نے حکم کیا ہو کہ جتنے قافلے ہندوستان سے آئیں انپر دھکہ میں تین دنوں کا قرنطینہ لگایا جائے۔ اور کل مسافر وہاں نہا دھوکے صاف کپڑے پہنیں +

بمبئی میں ایک مقدمہ دائر ہو جسمیں ایک شخص مارواڑی سے ۱۵ ہزار روپیہ کے جواہرات دغا سے لیکر رفو چکر ہوا چاہتا تھا مگر پکڑا گیا :. قدرے توقف ہوتا تو گہرے تھے +

سکندر آباد میں ایک عورت اپنے پچیس دن کے بچے کو دالان میں سلاکر کوٹھڑی میں کسی کام کو گئی پیچھے سے کتے نے بچہ کو چیر پھاڑ کر کام تمام کر دیا۔ کتا اسیوقت مار ڈالا گیا +

اجمیر کے کمشنر صاحب کی عدالت سے ایک عورت کو اندنوں بجرم فروخت کروانے اپنی دختر کے پانچ سال قید کا حکم ہوا +

اودیپور میں ایک سادھو کا لڑکا جسکی عمر دس برس کی تھی کسی قصور پر باپ کے دھمکانے سے کوئیں میں گر کر مرگیا۔ چار دن بعد لاش کوئیں سے نکالی گئی +

تھانا کی عدالت میں چند بدمعاشوں کا ایک مقدمہ پیش ہو۔ وہاں کے کئی ایک باشندگان کے مکان کی خانہ تلاشی ہو رہی ہو۔ اُنہوں نے تانبے کے دو تختوں پر ایک اور نوصاور چڑھاکر چلایا تھا +

راولپنڈی میں ایک زنگرزن نے بوجہ نامنظوری طلاق اور عدالت سے قانوناً خاوند کے گھر رہنے کے لئے مجبور ہونے پر گھر میں آکر اپنے کنبے کے لوگوں کو زہر دیدیا

سب زیر علاج ہیں ✦

میونسپلٹی پشاور کے جلسہ کے مقدمہ میں محمد حسین اور نرنجن سنگھ محرران موقوف ہوئے۔ غلام علی نائب محرر ایک سال کے لئے معطل۔ اور شنکر لال میونسپل کلرک کو ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا ✦

لاہور ۲۰۔ اگست کو لوکو آفس کے ایک کلرک کانشی رام نامی نے افیون کھاکر خودکشی کی۔ اُسکی جیب سے ایک چٹھی نکلی جسمیں خودکشی اور اپنی بیوی کے نازک تعلقات کا ذکر تھا ✦

راجہ صاحب فریدکوٹ اور اُنکے ٹیکا صاحب کے درمیان۔ جو آجکل پٹیالہ میں مہمان ہیں۔ نواب صاحب بہاولپور بیچ بچاؤ کرکے صلح کرانے والے ہیں ✦

فریدکوٹ میں ہیضہ پھیل گیا ہے۔ گورنمنٹ سے طبی امداد طلب کی گئی ✦

جنڈیالہ سے یہہ مسرت بخش خبر سننے میں آئی کہ ۳۰۔ اگست سنہ رواں کو (سندر سنگھ) فتح مسیح ایک نوجوان سنگھ طالب علم جنڈیالہ مائیٹ سکول۔ اور ایک محمدی نوجوان (غلام محمد) غلام مسیح فرزند قاضی عبداللہ نے پادری صاحب جنڈیالہ صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا ✦

لارڈ لینسڈون صاحب چند روز کے لئے شملہ سے کوہ چور کی سیر کو گئے ✦

جوبلی ٹون ہال لاہور میں نواب سر نوازش علی خان اجہانی کی تصویر لٹکائی گئی ✦

روم۔ انگلستان کے تعلقات در بارہ مصر نہایت نازک ہوگئے ہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا معلوم نہیں۔ انگلستان کیسے مصر خالی کرے ✦

فرانس نے تمام شہادتوں سے یقین کرلیا کہ روس اُسکا سچا و پکا دوست ہے ✦

ٹرکی فوج نے کمال کشت و خون کے بعد بغاوت فرو کرلی ہے۔ مفسد اسقدر قتل ہوئے کہ سرغنوں کے سر چو وہ اونٹوں پرلادے گئے۔ ان اونٹوں کو لیکر ٹرکی کمانڈر شہر میں داخل ہوا۔ اس سے رُعب چھا گیا ہے ✦

چیلی سے خبر آئی کہ آخر جنگ خونخوار میں مفسدوں نے کامل فتح حاصل کی ۸ گھنٹہ کی سخت دست بدست جنگ میں پانچہزار آدمی قتل ہوگئے ✦

شہنشاہ چین کی والدہ عیسائی پادریوں سے سخت مخالفت رکھتی ہیں۔ وہ نہیں چاہتیں یہہ لوگ رعایا کا مذہب بگاڑیں اسلئے وہ انکی دشمن ہیں ✦

مرادآباد۔ امروہا کے درمیان ہفتہ گذشتہ میں ڈاک لٹ گئی ✦

خزانہ کشمیر میں روپیہ کے ۱۶۔ آنہ ہیں۔ بازار میں ۱۷۔ آنے بیتے ہیں۔ یہہ تفاوت بذریعہ ڈونڈی کے روکا گیا۔ سولہ آنہ سے زیادہ لینا جرم ہے ✦

نیپال کے ایک تالاب میں بجلی گری۔ ۹ مچھلیاں بعض ۲۰ سیر تھیں مرگئیں ✦

۵۵۰ حاجیان مکہ کا جہاز بمبئی میں آتا تھا اسمیں چیچک پھوٹ پڑی۔ وہ کوارنٹائن میں روکا گیا۔ مریض نکالے گئے۔ باقیوں کو ٹیکا لگایا ہے ✦

مقدمہ لائیبل اخبار ٹریبون لاہور کی نسبت طرح طرح کی باتیں مشہور ہو رہی ہیں۔ ہمارا خیال ہے انصاف ہوگا دودھ کا دودھ پانی کا پانی نتھر آویگا ✦

رامپور کے جنرل صاحب کے مشتبہ قاتلوں پر کوئی بات ثابت نہیں ہوئی ✦

لکھنؤ میں حسین آباد ہائی سکول جاری ہوا فیس کچھ نہیں لیتے ✦

حضور نظام نے ایک اور قیمتی الماس چار کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ کو خرید ا ہے ✦

گوالیار میں ایک عورت کو بغیر سر کے بچہ پیدا ہوا کچھ دیر زندہ رہکر مر گیا ✦

اشتباہ قتل رامپور میں محمد مصطفی خان تحصیلدار کانپور گرفتار کئے گئے۔ یہہ عبداللہ خان رامپوری کے بیٹے ہیں۔ جنکی دعوت کھاکر جنرل صاحب قتل ہوئے تھے ✦

لاہور میں بیماری کی شکایت ہے واردات ہیضہ بھی ہوتی رہتی ہیں ✦

امرتسر میں ایک بے اولاد گاؤ ذرنے دھوم دھام سے ایک بیل کی شادی ایک گائے سے کی ✦

راولپنڈی کے اخبار سے معلوم ہوا کہ کوئٹہ میں ہیضہ و بخار کا زور ہے ✦

اسی اخبار سے معلوم ہوا کہ چونیا میں بھی ہیضہ کا زور ہے ✦

بخشی رام بھابا پروپرائٹر ولسن پریس جہرہ زیر دفعہ ۳۵۲ تعزیرات ہند۔ دو ماہ کی قید کے سزایاب ہوئے ✦ منہ

حیدرآباد دکن میں ہیضہ کا زور و شور ہے۔ ہر محلہ میں یومیہ دس بیس آدمی اس مرض سے مرتے ہیں ✦

الہ آباد میں ۳۶ گھنٹہ برابر بارش ہوتی رہی۔ صدہا گھر مسمار ہوگئے۔ بیشمار درخت جڑسے اکھڑ گئے۔ فصل کا شاید نشان نہ رہیگا ✦

تاج الاخبار بحوالہ عام لکھتا ہے کہ راما میں ایک برہمنی کو ۲۵ ماہ حمل کا لڑکا پیدا ہوا ✦

شملہ میں پانی کی خرابی سے بیماری کی کثرت ہے۔ اور بارش اسقدر زیادہ ہوئی کہ بازاری رستے رک گئے ✦

قحط کے سبب نیپال کے سپاہیوں کو ۱۲ آنے ماہوار بھتہ ملتا ہے ✦

سلطان روم نے بحر وار ڈنلز روس کے جنگی جہازوں کے لئے خلاف عہدنامہ کھولدیا ہے۔ انگلستان ان دھمکیوں سے بجائے خالی کرنے کے مصر پر مستقل قبضہ کرلیگا ✦

وفات کی خبر

۳۰ ماہ اگست کی شب کو بحالت خواب ہمارے معزز بھائی مسٹر جان لیوس ہیمی کوٹ منڈیا نوالہ ضلع سیالکوٹ کو ایک سانپ نے دونوں ہاتھوں پر کاٹا۔ انہوں نے اٹھکر برآمدہ میں دیکھ بھال کی مگر کچھ نہ پایا۔ آخرکار خیال گذرا کہ شاید کسی چوہے نے کاٹا ہوگا۔ اسلئے وہ پھر سو گئے۔ صبح کو حسب معمول چاء پی۔ اسوقت تک زہر کے آثار معلوم نہ ہوئے۔ مگر کوئی دو گھنٹے بعد انکی آنکھوں میں خماری آنے لگی۔ تب تو شک غالب ہوا۔ کہ وہی سانپ تھا۔ دس بجے ہسپتال میں لائے گئے۔ مگر اب کیا ہوتا تھا۔ حکیموں کی حکمت اسیوقت تک کار آمد ہوتی ہے۔ جبتک خداوند کی مرضی صحت عنایت کرنیکی ہوتی ہے۔ ہر قسم کی دوائی کی گئی مگر کچھ بن نہ آئی۔ ۷ گھنٹہ تک انہوں نے زہر کا مقابلہ کیا۔ چونکہ تجربہ کار اور دانا تھے۔ اور خداوند کے برگزیدہ بندے تھے انہیں معلوم ہو گیا کہ یہہ پیغام اجل ہے۔ دو پادری صاحبان کو طلب کیا اور دعاؤ بندگی کے بعد اپنے صغیر سن بچوں کو اور اپنی پیاری بیوی کو خداوند تعالی کے ہاتھ میں سپرد کیا اور خود اس عالم فانی سے اپنے ملک جاودانی کی راہ لی۔

آپ کے مرنے کی خبر مسیحیوں کی جماعت کے لئے ایک بڑا صدمہ ہے۔ آپ کلیسیا میں بزرگ تھے اس شہر کے بچے سے لیکر بوڑھے تک آپکو پیار کرتے تھے۔ کاش کہ ہم سب جو انکو پیار کرتے تھے انکی روانگی سے یہہ سبق سیکھیں کہ ہم بھی مسافر ہیں۔ ناظرین اخبار انکی بیوہ اور بچوں کے لئے دعا کریں خداوند انکو تسلی دے۔ آمین۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ پنجاب

امرتسر پٹھانکوٹ ریلوے

پرنسپل۔ ریورنڈ کار فیلڈ۔ ایم اے کیمبرج چرچ مشن سوسیٹی۔
ہیڈ ماسٹر۔ بابو آئی سی سنگھا سنہری تمغہ یافتہ کلکتہ
سیکنڈ ماسٹر۔ بابو ڈی این بوس بی اے کلکتہ۔
استاد علوم شرقی۔ مولوی قطب الدین صاحب بی او ایل پنجاب۔
میٹرن۔ کولمن بیم صاحبہ۔

اس مدرسے سے اعلی درجہ کے ہندوستانی عیسائیوں کے لڑکوں اور جوان نو مریدوں کو طرح طرح کے فائدے پہنچتے ہیں۔ اور مذہبی تعلیم نہایت احتیاط سے ہوتی ہے۔ تھوڑے خرچ سے انگریزی طریقہ پر پوری تعلیم پبلک سکول کی حاصل ہوتی ہے۔ یعنی (بورڈنگ فیس مدرسہ بموجب ضابطہ تعلیم کم سے کم عصہ متفرق ۸ر) وظیفے اچھے دئے جاتے ہیں۔ طلباء سابق محکمہ جات سول۔ مڈیکل۔ اور تعلیم میں بڑے بڑے عہدوں پر نوکر ہیں بشارت انجیل یعنی خدا کے کام پر ممتاز ہیں۔ مکان مدرسہ میں تھوڑے دن ہوئے توسیع دیگئی۔ اسپر گیارہ ہزار سے زیادہ لاگت آئی۔ اسمیں ایک بڑا سکول کمرہ لکچر۔ چھ کمرے جماعتوں کے لئے۔ گرجا۔ خوابگاہیں۔ کھانے کا کمرہ غسلخانہ۔ چھوٹی سی ورزش اور کرکٹ کی جگہہ بھی ہے۔

۱۸۹۰ء میں انعام بہ تفصیل ذیل ملا۔ چھ لیک مویل سکرپچر۔ دو پہلے درجے کے اور تین دوسرے درجے کے کلکتہ مٹریکولیشن اور چھ مڈل سکول کے پاس شدہ کو۔

پراسپکٹس اور نمونہ درخواست کے لئے پرنسپل صاحب سے درخواست کرنی چاہئے۔

۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو سکول کھلیگا۔

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

نارووال کے الفلو ورنیکیولر لوئیر سکول کے لئے بتاریخ ستمبر ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ ایسے شخص کے واسطے جو مشنری روح رکھتا ہو۔ یہہ ایک عمدہ میدان ہے۔ تنخواہ ۲۰ روپیہ ملینگے۔ امیدوار اپنی درخواست معہ نقول اسناد و سرٹیفکٹ پادری آر بیمن صاحب کی خدمت میں بھیجیں۔ معرفت پوسٹ آفس امرتسر۔

لودیانہ

افسوس ہے کہ ہیضہ نے شہر پر سخت یورش کر رکھی ہے۔ ہفتہ زیر اشاعت میں بہ نسبت ہفتہ گذشتہ کے زیادہ اموات اس مرض مہلک کے باعث واقع ہوئیں۔ کیونکہ تعداد پیدایش ۳۰ اور تعداد فوت ۴۶ ہے۔ لوگ خوفناک حالت میں مبتلا ہیں۔ لوکل حکام ہمہ تن تدبیرات انسداد وبا وحفظ صحت میں مصروف ہیں۔ خدا اپنا فضل کرے۔

سنا گیا کہ ایک کشمیری بنام حبیب اللہ دار کچھ مال واسباب فروخت کرنے کے لئے شہر الور گیا تھا۔ پیچھے سے کسی عیار شاطر نے اسکے خسر کے نام سے ایک تار برقی بدیں مضمون روانہ کیا کہ تمہارا والد قریب المرگ ہے جلد واپس آؤ۔ بیچارہ سب کاروبار تجارت ملتوی کرکے لودیانہ کو واپس آیا۔ تو باپ کو بھلا چنگا پایا۔ اور جانا کہ کسی چالاک دشمن کا کام تھا۔ سوداگر مذکور نے پولیس میں اس حرکت کی رپورٹ کر دی ہے۔ اور مصنوعی ٹیلیگراف بھیجنے والے کا متلاشی ہے دیکھئے کیا نتیجہ نکلے۔

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم والی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا